بخشوا دیجیئے مولی سب عزاداروں کو

روکے زینب نے کہا رہ گئے سرور تنہا
لاکھ ہیں دشمنِ دیں اور ہے اک سر تنہا

نہ تو مقنع ہے نہ چادر نہ عماری بھیا
سر کھلے بلوے میں ائی تیری خواہر تنہا

آؤ عباس بٹھادو مجھے تم ناقے کے پر
سرِ بازار کھڑی ہے تیری خواہر تنہا

تم تو عباس ترائی میں پڑے سوتے ہو
ظلم کے بیچ میں ہے آلِ پیمبر تنہا

اؤ سینے میں چھپالوں مجھے ڈر لگتا ہے
کیسے رہ پاؤگے تم دشت میں اصغر تنہا

بخشوا دیجیئے مولی سب عزاداروں کو
یوں نہ جائیگا حسن بر سرِ محشر تنہا